Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ | اتوار ۲۰۔ جمادی الاوّل ۱۴۱۱ھ، ۹۔ فتح ۱۳۶۹ ہش، ۹۔ دسمبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۲۲۸

قتل اولاد کا مطلب

"اگر تم اپنی اولاد کو مالی قربانی سے روکو گے اس خیال سے کہ وہ غریب نہ ہو جائیں۔ تمہاری مجموعی دولت میں کمی نہ آجائے تو یاد رکھو کہ تم اپنے ہاتھ سے اپنی اولاد کو قتل کرنے والے ہوگے۔"

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایّدہ اللہ)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اس بات کو بخوبی یاد رکھو کہ گناہ ایسی زہر ہے جس کے کھانے سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے اور نہ صرف ہلاک ہی ہوتا ہے بلکہ وہ خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرنے سے رہ جاتا ہے اور اس قابل نہیں ہوتا کہ یہ نعمت اس کو مل سکے جس جس قدر گناہ میں مبتلا ہوتا ہے اسی اسی قدر خدا تعالےٰ سے دُور ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور وہ روشنی اور نور جو خدا تعالیٰ کے قرب میں اسے ملنی تھی اُس سے پرے ہٹتا جاتا ہے اور تاریکی میں پڑ کر ہر طرف سے آفتوں اور بلاؤں کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ سب سے زیادہ خطرناک دشمن شیطان اس پر اپنا قابو پا لیتا ہے اور اُسے ہلاک کر دیتا ہے لیکن اس خطرناک نتیجہ سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک سامان بھی رکھا ہوا ہے۔ اگر انسان اس سے فائدہ اٹھائے تو وہ اس ہلاکت کے گڑھے سے بچ جاتا ہے۔ اور پھر خدا تعالیٰ کے قرب کو پاسکتا ہے۔ وہ سامان کیا ہے؟ رجوع الی اللہ یا سچی توبہ۔ خدا تعالےٰ کا نام توّاب ہے۔ وہ بھی رجوع کرتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان جب گناہ کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ سے دُور ہو جاتا ہے اور خدا تعالےٰ اس سے بعید ہوتا ہے۔ لیکن جب انسان رجوع کرتا ہے۔ یعنی اپنے گناہوں سے نادم ہو کر پھر خدا تعالےٰ کی طرف جھکتا ہے تو اس کریم رحیم خدا کا رحم اور کرم بھی جوش میں آتا ہے اور وہ اپنے بندہ کی طرف توجہ کرتا ہے اور رجوع کرتا ہے اس لئے اس کا نام توّاب ہے۔ پس انسان کو چاہیئے کہ اپنے ربّ کی طرف رجوع کرے تاکہ وہ اس کی طرف رجوع برحمت کرے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم ص ۱۸۳-۱۸۴)

ربوہ، ۷ دسمبر۔ آج یہاں بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ جمعہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ نومبر ۱۹۹۰ء پڑھ کر سنایا۔ اس خطبہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عالم اسلام کے موجودہ حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے احبابِ جماعت کو بڑے درد اور خلوص کے ساتھ دعا کی تحریک فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عالم اسلام کے خطرات ٹال دے اور انہیں ہوشمند اور متقی قیادت عطا کرے۔ حضور نے فرمایا کہ حالات ایسے ہیں کہ عالم اسلام کی تکالیف کو محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہی دُور کرسکتا ہے۔ بظاہر اور کسی دنیاوی طاقت

باقی ص۸ پر

مکرم شیخ عبدالخالق صاحب انتقال فرما گئے

نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم شیخ عبدالخالق صاحب منیجر الشرکۃ لمیٹڈ جمعرات ۶ دسمبر ۱۹۹۰ء کی شام انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ۵۹ سال تھی۔ وہ دل کے عارضہ میں مبتلا تھے وفات دل کا دورہ پڑنے سے ہوئی۔

ان کی نماز جنازہ بعد از نماز جمعہ بیت المہدی کے باہر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے پڑھائی۔ بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ نماز جنازہ اور تدفین کے موقعہ پر اہل ربوہ کی کثیر تعداد موجود تھی۔ مکرم شیخ صاحب سلسلہ کے دیرینہ خادم تھے۔ بڑے لمبے عرصہ سے الشرکۃ لمیٹڈ سے منسلک تھے۔ ذیلی تنظیموں سے منسلک رہ کر بھی خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ کو بطور ناظم اطفال ربوہ ایک عرصہ تک نہایت کامیاب خدمات انجام دینے کی توفیق ملی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے موصوف کے درجات بلند کرے۔ اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا صحیح استعمال انہیں اسی کی راہ میں خرچ کرنا ہے

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو

روز مرّہ کی زندگی میں ہم عموماً یہ دیکھتے ہیں کہ (مثلاً) کچھ تاجر ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن کے متعلق کہنے والے یہ کہتے ہیں کہ وہ مٹی کو ہاتھ لگائیں تو سونا بن جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں برکت رکھی ہوتی ہے اور کچھ تاجر ایسے بھی ہوتے ہیں کہ وہ سونے کو ہاتھ لگائیں تو وہ مٹی بن جاتی ہے۔ پھر ایک وہ تاجر بھی ہے جو ایک وقت میں بڑی برکتوں والا ہوتا ہے اس کے کاموں میں اور اس کی کوششوں اور اس کی تجارتوں میں ہمیں بڑی برکت نظر آتی ہے مگر جب اللہ تعالیٰ جو مالک ہے اس کے بارے میں اس کی نگاہ بدل جاتی ہے تو وہی برکتوں والا تاجر جس چیز کو ہاتھ لگاتا ہے اس میں برکت کی بجائے نحوست، نفع کی بجائے نقصان اور خوشحالی کی بجائے بدحالی نظر آتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم جس زاویہ نگاہ سے بھی دیکھو گے تمہیں یہی نظر آئے گا کہ زمین و آسمان اور ان میں جو چیزیں ہیں ان سب کی ملکیت اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹتی ہے۔ وہی ان کا حقیقی مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی ان کا حقیقی مالک نہیں ہے اور یہ ایک ابدی صداقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے ثبوت کے لئے اللہ تعالیٰ اپنی صفات کے جلوے روز مرّہ کبھی یہاں اور کبھی وہاں دکھاتا رہتا ہے۔ یہ جلوے کبھی ایک شکل میں اور کبھی دوسری شکل میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ غرض اللہ تعالیٰ کی ملکیت کے ثبوت میں ہمیں اس کی صفات کے جلوے نظر آتے

باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۹۔ فتح ۱۳۶۹ ہش ۹۔ دسمبر ۱۹۹۰ء

ہفتۂ تربیت

انسان انفرادی اور روزمرہ کی زندگی میں بھی بہت کچھ سیکھتا ہے۔ بلکہ اس طرح سیکھتا ہی رہتا ہے لیکن ازمنۂ گذشتہ سے یہ بات بھی رائج ہے کہ تمام مذاہب اور تمام قومیں اپنے تہواروں اور عبادت کے خصوصی ایام کے ذریعہ سیکھنے سکھانے کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں۔ اور ہمیں یقین ہے کہ اسی بات سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے اس زمانہ میں ہر سال یا ہر دس سال کے بعد ایک دن منا کر کسی خاص پہلو پر زور دیا جاتا ہے۔ آج خواندگی کا دن ہے۔ کل خوش اخلاقی کا دن ہوگا۔ پرسوں بچوں کا دن اور اس سے اگلے روز بوڑھوں کا دن۔ اور پھر نابیناؤں کا دن۔ گویا کہ ان پہلوؤں پر زور دینے کے لئے سال بھر میں ایک دن مقرر کر لیا جاتا ہے۔ اور اس دن سارے ملک میں یا ساری دنیا میں جلسے اور سیمینار کر کے اس پر زور دیا جاتا ہے۔ یعنی روز مرّہ کی تعلیم اور تربیت کے علاوہ بھرپور تعلیم اور بھرپور تربیت کے لئے یہ اہتمام کیا جاتا ہے۔ اب تو عالمی ادارے بھی اس کی اہمیت کو خوب سمجھتے ہیں اور اس کے مطابق عمل کرتے ہیں۔

لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ جس ضرورت کے پیش نظر دن منایا جاتا ہے۔ اس کی اہمیت کو اُجاگر کیا جائے اور زور اس بات پر دیا جائے کہ تربیت کا یہ پہلو جاری رکھنا اور اسے اپنی زندگی کا ایک لازمہ بنا لینا ہے۔ یہ نہیں کہ سیمینار میں تو خوش اخلاقی پر تقریر کر ڈالی اور گھر آکر بیوی بچوں سے حسن سلوک کرنے کو بالائے طاق رکھ دیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ نے اعلان کیا ہے کہ ۷۔ دسمبر سے ۱۴۔ دسمبر تک ہفتۂ تربیت منایا جائے۔ معلوم ہوتا ہے مقصد یہ ہے کہ ہر مجلس تربیت کے جس پہلو پر چاہے زور دے۔ یعنی اپنی اپنی جگہ پر تربیت کے جس پہلو میں کمی یا خامی نظر آتی ہو اس کو سامنے رکھ کر کام کریں۔ ایسا بھی ہو سکتا تھا کہ تربیت کے کسی ایک خاص پہلو کا ذکر کر دیا جاتا اور کہا جاتا کہ اس پہلو کے متعلق بات کی جائے۔ لیکن بہر حال ہفتۂ تربیت منایا جا رہا ہے تو آپ جو کچھ بھی اس کے متعلق کر سکتے ہیں ضرور کریں۔ تقاریر بھی کی جائیں۔ انفرادی طور پر بھی سمجھایا جائے اور نگرانی بھی کی جائے کہ جو کچھ بتایا اور سکھایا گیا ہے اس پر عمل ہو رہا ہے بلکہ یہ بھی کہ سیکھنے والے اسے آگے سکھا رہے ہیں۔ پھیلاؤ کا بہترین طریق یہی ہے کہ جو کچھ کسی ایک نے سیکھا ہے وہ دوسروں کو سکھائے۔ اللہ تعالیٰ تمام خدّام کو توفیق دے کہ تربیت کے ہر پہلو پر پورے اترنے والے ہوں۔

جنم لیتے ہیں ذہنوں میں دلوں سے پھوٹتے ہیں یہ
جرائم کی حقیقت کو سمجھ کر ان کو رکوائیں
بنائیں شوق سے قانون، اس کو سخت تر کر دیں
خدا خوفی کو بھی کردار کا اک جزو بنوائیں

ابوالاقبال

گو لاکھ زمانے کے ستم ہو کے رہیں گے
یارانِ وفا پھر بھی نہ کم ہو کے رہیں گے

پھر ٹکڑے مرے دل کے بہم ہو کے رہیں گے
آخر کو وہ مائل بہ کرم ہو کے رہیں گے

اِک روز مرا درد ہی بن جائے گا درماں
بڑھتے ہوئے غم آپ ہی کم ہو کے رہیں گے

ٹوٹے ہیں بہت گردشِ ایّام سے ناطے
محشر کبھی ہوگا تو بہم ہو کے رہیں گے

افسردہ نہ ہو دیکھ کے سوکھے ہوئے پودے
پھر موسمِ گُل آئے گا نَم ہو کے رہیں گے

لکھنا پڑے گو خون سے احوال سبھی کو
افسانے محبّت کے رقم ہو کے رہیں گے

ہے اپنی نصیرؔ ایک وہی وضع پرانی
اِک ذرّہ بھی ہم بیش نہ کم ہو کے رہیں گے

نصیر احمد خان

وقفِ جدید

وقف جدید کا سال چونکہ دسمبر میں ختم ہوتا ہے اس لئے۔ آپ سے گزارش ہے کہ درج ذیل امور کی طرف خصوصی توجّہ فرمائیں۔

یہ تسلّی فرمالیں کہ آپ کی جماعت کے جملہ افراد بڑے چھوٹے، مرد عورتیں تمام کے تمام وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل ہوں اور ان کے چندے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ مالی وسعت کے مطابق ہوں کم نہ ہوں۔

وقف جدید کی ہر مد میں آپ کا چندہ گزشتہ سال سے نمایاں طور پر زیادہ ہو جو دوست وعدہ وقف جدید نہیں کر سکے تھے۔ ان سے بھی چندہ لے کر انہیں اس تحریک کی برکتوں میں شامل کیا جائے۔

بالغان میں معاونینِ خصوصی کی تعداد بڑھائی جائے۔ (صف اوّل: -/۱۰۰۰ روپے یا اس سے زائد۔ صفِ دوم: -/۵۰۰ روپے سے -/۱۰۰۰ تک)

تمام بچوں اور بچیوں کو وقفِ جدید کے دفتر اطفال میں شامل کیا جائے اور جن بچوں اور بچیوں کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرے وہ ایک سَو یا اس سے زائد ادا کر کے ننھّے مجاہدین اور ننھی مجاہدات بنیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون ۔ سین

مسز تھیچر کے جانشین

مسٹر جان میجر ۲۹ مارچ ۱۹۴۳ء میں جنوبی لندن میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ نے ایک گرائمر سکول میں تعلیم حاصل کی اور ۱۶ سال کی عمر میں تعلیم چھوڑ کر آپ نے بے روزگاروں کی فہرست میں ایک اور شخص کا اضافہ کیا لیکن جلد ہی ایک کنسٹرکشن کمپنی کے ساتھ کام شروع کر دیا اور اس کے بعد سٹینڈرڈ چارٹرڈ بنک میں کام کرتے رہے بنک میں انہوں نے ۱۹۷۹ء تک اپنی خدمات پیش کیں جبکہ وہ پارلیمنٹ کے ممبر منتخب ہو گئے جب مسز تھیچر نے پارٹی کی صدارت سے استعفیٰ دیا اور نتیجتاً وزارت عظمیٰ سے بھی تو جن تین افراد نے اس عہدے کے لئے کوشش کی ان میں جان میجر بھی شامل تھے۔ کہتے ہیں کہ جان میجر مارگریٹ تھیچر ہی کا عملی طور پر دوسرا نام ہے اور انہی کی طرح یہ ۴۷ سالہ چانسلر آف دی ایکسچیکر، پرانی کنزرویٹو پارٹی کے طریق کار سے مختلف ہے۔ ان کے والد ایک وقت میں سرکس میں فنکار تھے اندازہ کیجئے کہ اس قسم کے گھرانے سے اٹھ کر وہ برطانوی سیاست میں کس طرح اور کتنے اونچے نکل گئے ہیں۔ ۱۹۷۹ء میں مسٹر میجر جنرل الیکشن میں کامیاب ہو کر پارلیمنٹ کے ممبر منتخب کئے گئے اور یہ وہی انتخاب ہے جس میں جیت کر مسز مارگریٹ تھیچر اقتدار میں آئیں۔ اس وقت سے لے کر اب تک مسٹر میجر مارگریٹ تھیچر ہی کے نقش قدم پر چلتے رہے ہیں۔ جب تین افراد نے تھیچر کی جگہ لینے کا دعویٰ کیا تو عوام الناس میں سب سے زیادہ مقبول مسٹر جان میجر ہی تھے۔ بلکہ جب سے وہ چانسلر آف ایکسچیکر مقرر ہوئے ہیں اور یہ ۱۹۸۳ء کی بات ہے۔ اکثر لوگوں کا خیال تھا کہ جب بھی مسز تھیچر اپنے عہدے سے الگ ہونگی ان کی جگہ مسٹر میجر لیں گے۔ اگرچہ جہاں تک شہرت کا سوال ہے کہا جاتا ہے کہ مسٹر میجر کئی دوسرے سیاسی رہنماؤں سے کم مشہور رہے ہیں۔

پہلے پہل تو انہیں چھوٹے چھوٹے عہدوں پر متعین کیا جاتا رہا لیکن ۱۹۸۷ء میں وہ خزانے کے چیف سیکرٹری ہو گئے اور چانسلر آف ایکسچیکر کے نائب۔ یہ وہ وقت تھا۔ جب مالی طور پر برطانیہ کے حالات زیادہ اچھے نہیں تھے۔ اس لئے آپ کی یہ ڈیوٹی لگائی گئی کہ جو محکمے زیادہ خرچ کرنے پر تلے رہتے ہیں ان کو ضرورت کے مطابق کنٹرول کیا جائے۔ اگرچہ یہ وزارت کے عہدے سے تو نیچے تھے۔ لیکن انہیں اخراجات وزراء کے ہی روکنے پر مامور کیا گیا تھا۔ اس وقت میجر نے مسز تھیچر کو بہت متاثر کیا۔ جس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ انہوں نے بغیر دوسروں کو اپنا دشمن بنائے کام میں کامیابی حاصل کر لی۔ ۱۹۸۹ء میں مسٹر میجر نے ایک انٹرویو میں کہا تھا کہ "پبلک اخراجات کم ہوتے چاہئیں لوگوں کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ اگر آج ان کے پاس روٹی پر لگانے کے لئے جیم (GAM) موجود ہے تو ہو سکتا ہے عنقریب انہیں مکھن اس کام کے لئے نہ مل سکے"۔ ۱۹۸۹ء ہی میں چانسلر آف ایکسچیکر نے استعفےٰ دیا تو یہ عہدہ مسٹر جان میجر کے سپرد کر دیا گیا۔ اگرچہ اس وقت اس عہدے کو مالی حیثیت سے زیادہ پسند نہیں کیا جاتا تھا۔ جان میجر کے متعلق عام طور پر یہ خیال پایا جاتا ہے کہ وہ خود بھی زیادہ خرچ کرنے کے قائل نہیں ہیں۔ اقتصادیات میں وہ خاصے دھیمے چلتے ہیں۔ دو سال انہوں نے چانسلر آف ایکسچیکر کے ساتھ کام کیا تو ان دو سالوں میں انہوں نے تھیچر سے بھی زیادہ قرب حاصل کر لیا۔ کہتے ہیں کہ مسز تھیچر ہی کی طرح وہ یوروپین کمیشن کو بوسلز میں زیادہ فیصلے کرنے کا حق نہیں دینا چاہتے۔ ۱۹۹۰ء کے اکتوبر میں انہوں نے مسز مارگریٹ تھیچر کے ۱۱ سالہ حجاب کو توڑ کر یوروپین کرنسی ایکسچینج میں شامل ہونے پر مائل کیا۔ یہ تو وہ ہرگز نہیں چاہتے کہ یوروپین کمیونٹی کی کرنسی ایک ہو جائے لیکن وہ یہ ضرور چاہتے ہیں کہ ۱۲ ملکی کمیٹی میں ایک دوسرے کی کرنسی کو آسانی سے استعمال کیا جا سکے۔

۱۹۹۰ء کے مارچ میں انہوں نے اپنا پہلا بجٹ پیش کیا۔ جس کے متعلق انہوں نے کہا کہ یہ افراط زر کو روکنے والا بجٹ ہے۔ لیکن مالی حلقوں میں اس کو زیادہ پسند نہیں کیا گیا اور اس کے متعلق اس نظریے کا بھی اظہار کیا گیا کہ ایسے بجٹ پیش کر کے ووٹ حاصل نہیں کئے جا سکتے کیونکہ اس بجٹ کے سلسلے میں ان پر یہ الزام لگایا گیا کہ وہ کم حوصلگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ جو ایک ہاتھ سے دیتے ہیں۔ دوسرے ہاتھ سے واپس لے لیتے ہیں۔

مسٹر جان میجر کا ایک بیٹا ہے اور ایک بیٹی۔ انہیں اوپرا دیکھنے کا اور کرکٹ کھیلنے کا زیادہ شوق ہے۔

دل کا مرض ـــ نیا علاج

خدانخواستہ کسی کو دل کی تکلیف ہو جائے تو ہر وقت دھڑکا ہی لگا رہتا ہے کہ کب دل آخری دفعہ دھڑکے گا اور اس کے بعد کبھی دھڑک نہ سکے گا۔ اس کے لئے مختلف احتیاطیں تجویز کر دی جاتی ہیں۔ احتیاطی کھانوں کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی ہے اور یوں نہ کرو وہ نہ کرو ایسی باتیں تو خاصی تعداد میں بتلانی پڑتی ہیں۔ دل کی بیماری ایک ایسی خوفناک بیماری ہے کہ اگر کسی کو لگ چکی ہے تو وہ بھی ڈرتا ہے اور اگر کسی کو ابھی نہیں لگی تو وہ بھی ڈرتا ہے اور کہتا ہے کہ آج کل کیا کہا جا سکتا ہے۔ اب دل کی بیماری کا ہی دیکھیں۔ کون جانے کس وقت کسی شخص کو اس میں مبتلا ہونا پڑے اور دل کی بیماری ہے بھی تو ایسی کہ جس کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ اگرچہ بعض حالات میں بیمار کچھ عرصہ زندہ بھی رہتا ہے۔ لیکن ایسے بھی تو واقعات ہوتے ہیں کہ ادھر دل کا دورہ پڑا اور ادھر زندگی ختم ہو گئی۔ اس لئے دل کی بیماری والے بھی احتیاط کرتے ہیں اور جنہیں دل کی بیماری نہیں وہ بھی کسی نہ کسی طرح احتیاط کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ دوائیں کھاتے رہو خوراک میں یہ نہ کھاؤ اور وہ نہ کھاؤ۔ یہ ساری باتیں سامنے رکھنی پڑتی ہیں۔ کہتے ہیں کہ اب امریکہ نے دل کی بیماری کے متعلق حیرت انگیز انکشافات کئے ہیں۔ یہ انکشافات ایسے ہیں جن سے زندگی زیادہ آسان ہو جاتی ہے۔ کھانے پینے میں بھی زیادہ احتیاط نہیں کرنی پڑتی اور ہر وقت گولیاں پھانکنے کی بھی ضرورت نہیں ہوتی جو کچھ امریکہ کے میڈیکل سائنسدانوں نے بتایا ہے اس سے نہ صرف یہ کہ دل کی بیماری جہاں پر ہے وہیں رک جاتی ہے بلکہ وہ کم بھی ہونا شروع ہو جاتی ہے جن مریضوں کی دل کو خون سپلائی کرنے والی نالیاں بہت تنگ ہو جاتی ہیں وہ بھی خاصی حد تک اس "علاج" سے بہتر ہو جاتے ہیں۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ انہیں صحیح طور پر حوصلہ افزائی ملے اور تھوڑی سی ان کی مدد کی جائے۔ یہ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ علاج یہ نہیں ہے کہ لوگوں کو کھانے پینے نہ دیا جائے یا کم کھانا پینا تجویز کیا جائے یا خاص قسم کی خوراکیں تجویز کی جائیں بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کو سستانے کے طریق بتائے جائیں اور ان سے کہا جائے کہ وہ ہر وقت خوش رہیں اور اپنی زندگی میں بھی بھرپور دلچسپی لیں۔ جہاں تک کھانے کا تعلق ہے۔ تازہ پھلوں اور سبزیوں کی مقدار کو بڑھا دیا جائے وہ کہتے ہیں کہ بجائے اس کے کہ ان مریضوں کو گولیاں پھانکتے رکھا جائے۔ زیادہ بہتر یہ ہے کہ انہیں پھل اور سبزیاں کھلائی جائیں اور خوش رکھا جائے اور سستانے کا موقعہ دیا جائے۔ گولیاں تو یہ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ بعض اوقات فائدے کی بجائے نقصان بھی دے سکتی ہیں۔

جب یہ نئے تجربات کئے جا رہے تھے تو امریکہ میں متعدد مراکز پر نہایت اعلیٰ قسم کے ٹیکنیکی تجربات کر کے دل کو خون پہنچانے والی نالیوں کو بیماری کے آغاز میں اور علاج کے کچھ عرصہ بعد سائز ناپا جاتا تھا۔ عام طور پر یہ عرصہ ایک سال کا تھا۔ ڈاکٹروں نے مختلف لوگوں کو مختلف گروپوں میں شامل کر کے ان پر تجربات کئے۔ ایک گروپ پر تو وہی پرانی قسم کا علاج آزمایا گیا اور دوسرے گروپ پر نئی قسم کا۔ جہاں پر دباؤ کم رکھا گیا اور سستانے کے بہتر طریق بتائے گئے جس میں سانس لینے کی بھی مشق تھی۔ اور غور کرنے کی اور ذہن پر یہ بات حاوی کرنے کی کہ ہم آرام کر رہے ہیں۔ یہاں پر نتائج زیادہ بہتر سامنے آئے وہ کہتے ہیں کہ ڈاکٹروں کی اصل غرض یہ تھی کہ مریضوں کو سستانے دیا جائے اور ان کے ذہنوں پر سستانے کی کیفیت طاری کی جائے۔ اس کے ساتھ ہر ہفتے دو دفعہ اس معاملے پر گفت و شنید کی جاتی تھی۔ جس کی رہنمائی ایک سائیکالوجسٹ کرتے تھے۔ تاکہ وہ ایک دوسرے تک بات پہنچانے اور اس کے سمجھانے میں آسانیاں پیدا کر سکیں۔ ان سے یہ کہا جاتا تھا کہ وہ جہاں کہیں بھی کام کرتے ہیں یا اپنے گھروں میں بھی، تعلقات کو بہتر بنائیں اور اس بہتری کا اظہار ہونے دیں۔ وہ جتنا چاہیں کھائیں لیکن زیادہ تر پھل اور سبزیاں کھائی جائیں یا دالیں اور دالوں سے بنی ہوئی چیزیں۔ انہیں گوشت اور اس کے ساتھ چربی کی ممانعت کی جاتی تھی۔ البتہ انڈوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی سفیدی کھانے کی اجازت دی جاتی تھی اور ہر روز بالائی نکالا ہوا دودھ ایک کپ یا تقریباً اتنا ہی دہی دیا جاتا تھا۔ بالکل ہلکی سی ورزش بھی کروائی جاتی تھی۔ عام طور پر یہ ورزش چلنے پھرنے سے تعلق رکھتی تھی۔ لیکن ہر ہفتے تین گھنٹے سے زیادہ چلنے کی اجازت نہیں تھی۔ مریض ان تمام باتوں کو یا یوں کہہ لیجئے کہ اس تبدیلی علاج کو خوب خوب پسند کرتے تھے۔ اور بڑی خوشی سے ان پر عمل درآمد کرتے تھے۔ ایک مہینے کے اندر اندر ان کے دل کی تکلیف کم ہوگئی۔ اور سانس پھولنا بھی بند ہوگیا۔ اور ایک سال کے بعد تو یہ باتیں بہت ہی کم ہوگئیں۔ یعنی دل کی تکلیف اور اس کے ساتھ ملحقہ اثرات۔ جب ان کی خون کی نالیوں کا معائنہ کیا گیا تو پتہ چلا کہ وہ خاصی حد تک کھل چکی ہیں اور دل کو کافی مقدار میں خون پہنچا رہی ہیں۔ لیکن دوسرے لوگ جن کے علاج میں تبدیلی نہیں کی گئی تھی۔ ان کی تکلیف بھی بڑھتی رہی اور ان کی خون کی نالیاں بھی پہلے سے زیادہ تنگ ہوتی گئیں۔ امریکی ڈاکٹر کہتے ہیں کہ بہت سے برطانوی ڈاکٹر اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ اپنے بیماروں کو دوائیں دی جائیں یا ان کا اپریشن کیا جائے لیکن اب شواہد اکٹھے ہورہے ہیں کہ زیادہ دیر تک دماغ اور دل پر دباؤ رہنے سے، طبیعت میں غصہ پیدا ہونے سے اور چوٹ لگنے سے دل کی تکلیف بڑھنے کا امکان زیادہ ہوجاتا ہے، ان باتوں سے کولیسٹرول پیدا ہوتا ہے اور خون کے دباؤ میں اضافہ ہوجاتا ہے اور یہ بات خون کے لوتھڑے پیدا کرتی ہے۔ ایک ڈاکٹر جن کا نام پال بینٹ (PAUL BENNETT) ہے اور جو اس تحقیقات میں بہت اچھے سائیکالوجسٹ ڈاکٹر ہیں کا کہنا ہے کہ دل کی بیماری کی چابی جذباتی دباؤ کا کنٹرول کرلینا ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں کچھ ٹیپ بھی تیار کئے ہیں۔ جن کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ دل کے بیمار اگر چاہیں تو ان ٹیپس سے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

غور کے نئے سوتے

پہلے تو امریکہ نے افراتفری میں اپنی افواج سعودی عرب بھیج دیں اور پھر منت سماجت کرکے دوسرے ممالک کی افواج بھی وہاں جمع کروا لیں اور اس عندیہ کا اظہار کیا کہ جلد ہی عراق پر حملہ کرکے کویت کو اس سے خالی کروالیا جائیگا اور اگر زیادہ کچھ کرنا پڑا تو صدام کی حکومت کو تہس نہس کرنے سے بھی گریز نہیں کیا جائے گا۔ پھر مزید کمک بھیج دی گئی۔ لیکن اب ان باتوں پر غور ہو رہا ہے کہ لاکھوں لاکھ کی فوج جب جدید ہتھیاروں سے لڑے گی تو تباہی کے کیسے کیسے منظر سامنے آئیں گے۔ اور اس تباہی کے اثرات کب تک جاری رہیں گے۔ چنانچہ اس خیال کے پیش نظر اگرچہ اب جنگ کی بات تو کی جاتی ہے لیکن عراق سے کویت کو خالی کرانے کیلئے سفارتی کوششوں کو زیادہ اہمیت دی جارہی ہے۔ اور یہ خیال کیا جارہا ہے کہ اگر گفت وشنید ہی سے عراق کویت خالی کردے تو کسی فوجی تنازعہ کی نوبت نہ آئے شروع میں تو یہ بات بالکل آسان لگتی تھی کہ ادھر امریکہ کی فوجیں سعودی عرب پہنچیں اور ان کے ساتھ ان کے اتحادی بھی اور ادھر انہوں نے عراق کو فتح کرلیا۔ بہت سے ہوائی جہاز بھی وہاں پہنچا دئے گئے اور دوسرے جنگی جہاز بھی۔ زیادہ تر ہوائی جہازوں پر انحصار کیا گیا کہ وہ عراق کی فوجوں کو صحیح معنوں میں کام نہیں کرنے دیں گے۔ اور اس طرح جنگ زیادہ دیر نہیں چلے گی۔ اور صدام کو اپنے آپ کو اپنے حملہ آوروں کے حوالے کرنا پڑے گا۔ لیکن اب بات بہت سی بدلتی اور بگڑتی ہوئی نظر آرہی ہے۔ اب انہوں نے عراق کی فوجوں کا دوبارہ اندازہ لگایا ہے۔ تو وہ کچھ پریشان ہوگئے ہیں۔ خاص طور پر اس صورت میں کہ عراقی فوجیں حفاظتی تدابیر کہاں تک استعمال کرسکتی ہیں۔ عراق اور ایران نے آپس میں صلح کرکے بھی عراق کی طاقت کو بڑھا دیا ہے۔ تجزیہ نگار کہتے ہیں کہ عراق نے یہ بہت زبردست چال چلی ہے کہ ایران سے صلح کرکے اپنی فوجیں ان غیر ملکیوں کے لئے محفوظ کرلی ہیں۔ کیونکہ وہ عراق سے نکالی ہوئی فوجیں کویت کے اردگرد یا سعودی عرب کی سرحدوں پر کھڑی کرسکتا ہے۔ عراق کے حفاظتی میزائل کو اب ادب کی نگاہوں سے دیکھا جانے لگا ہے۔ اور اسکے کیمیاوی ہتھیاروں سے بھی دلوں پر خوف طاری ہونے لگا ہے۔ پھر یہ بات بھی ہے کہ اس نے ضروری مقامات پر مائینز بھی بچھادی ہیں عراق نے ایران کے ساتھ جو آٹھ سال تک جنگ کی ہے۔ اس نے اسکی جنگی قابلیت کو خاصا بڑھا دیا ہے۔ یہ سب باتیں اب زیر غور لائی جارہی ہیں اور عراق کو پہلے سے زیادہ مضبوط سمجھا جانے لگا ہے۔ عراق کے اسوقت ۴,۳۰,۰۰۰ فوجی میدان میں اترے ہوئے ہیں۔ اور ۳۷۰۰ ٹینک ان کی پشت پر ہیں اور اگر ان کے ساتھ کویت کی سرحدوں پر جنگ ہو تو یقیناً ان کو زیر کرنا آسان نہیں ہوگا۔ یہ بات بھی سامنے آگئی ہے کہ صدر صدام حسین نے اپنے ملک کی تنصیبات خاص طور پر انڈسٹری سے تعلق رکھنے والی مختلف جگہوں پر پھیلادی ہیں۔ اور وہ تمام جگہیں ایسی ہیں جہاں حملہ کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ یہ بات بھی اب کھل کر سامنے آگئی ہے کہ اگر امریکہ کی فوجوں کو کوئی کامیابی ہو بھی جائے تو عرب یہ محسوس کریں گے کہ اب امریکی فوجیں واپس نہیں جائیں گی اور اس خیال کے پیش نظر عرب باشندوں کو امریکہ کے خلاف جذبات کا اظہار کرنے کا موقع ملے گا۔ اور چونکہ مصر اور بعض خلیج کی ریاستیں امریکہ کے ساتھ ہیں اور ان دونوں کے استحکام پر بھی برا اثر پڑے گا۔ اگر امریکہ کی اس جنگ میں ہزاروں جانیں ضائع ہوں گی صرف اس لئے کہ وہ کویت کو آزاد کرانا چاہتا ہے۔ تو امریکی انتظامیہ کے لئے یہ خارجہ پالیسی نہایت تکلیف دہ ثابت ہوگی۔ پہلے خیال یہ تھا کہ امریکہ اکتوبر کے آغاز ہی میں حملہ کرکے کویت کو آزاد کروالے گا۔ اور صدام حسین کی حکومت کو زیر نگوں کرنے میں کامیاب ہوجائے گا۔ لیکن عالمی سیاسی رو اس بات کے خلاف تھی کہ اتنی جلدی فوجی حملہ کردیا جائے۔ امریکہ کے خیالات چاہے کچھ ہی ہوں باقی دنیا تو یہ سمجھتی ہے کہ مقصد کویت کو آزاد کروانا ہے۔ نہ کہ عراقی حکومت کو اور صدر صدام حسین کو ختم کرنا۔ چنانچہ امریکہ کو یہ جرأت نہ ہوسکی کہ وہ اکتوبر کے آغاز ہی میں بھرپور حملہ کرکے کویت کی آزادی کی کوشش کرے۔ اب یہ سوچا جارہا ہے کہ اگر عراق کی حکومت کو بھی ختم کرنا ہے تو اس کے لئے سب سے پہلے ضرورت اس بات کی ہوگی کہ عراقی اقتصادیات کو زک پہنچائی جائے۔ اور اس کے لئے خاصا وقت درکار ہوگا۔ اس سلسلے میں ہوائی حملے بھی کرنے پڑینگے تاکہ جہاں جہاں صنعتی تنصیبات ہیں اور جہاں جہاں سے وہ اپنی اقتصادیات کو بحال رکھنے کی کوشش کرسکتے ہیں ان جگہوں کو ختم کیا جائے۔ ان کے کیمیاوی کارخانے تیل صاف کرنے کے کارخانے۔ کھاد بنانے کے کارخانے اور ایسی ہی متعدد دیگر فیکٹریوں کو ختم کرکے ہی اسکی اقتصادیات پر اثر ڈالا جاسکتا ہے۔ لیکن یہ کام بھی کوئی آسان نہیں ہے۔ اس لئے کہ اگر صدام نے پہلے ہی عراق میں بیرونی باشندوں کو ایسی تنصیبات پر رہائش رکھنے پر مجبور کردیا ہے۔ تاکہ جو فوجی دستہ ان تنصیبات کو تباہ کرنے کا سوچے وہ اسکے ساتھ ہی اپنے ملک کے باشندوں کی ہلاکت پر بھی غور کرلے۔ دوسری بات جو انہیں کرنی پڑے گی وہ یہ ہے کہ اپنی فوجوں کو عراق کے گرد اس طرح گھیرا ڈالا جائے اور کویت کے گرد بھی انہیں اس طرح متعین کیا جائے۔ کہ دوسرے مدد کرنے والے ممالک بھی مثلاً ترکی اور شام عراق کی فوجوں پر آسانی سے حملہ کرسکیں۔ فوجی تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ ایسا کرنے کے لئے کم از کم تین ماہ جنگ کرنی پڑے گی اور امریکہ کو زیادہ نہیں تو بارہ ہزار فوجیوں کی ہلاکت کا سامنا ہوگا۔ اگر عراق پر ہوائی حملے کئے جائیں تو عراقی شہری آبادی کے ایک لاکھ افراد تباہ ہونے کا خیال ہے۔ لیکن امریکہ کو یہ بات بھی نہ بھولنی چاہئے کہ اگر ایسا ہوگیا تو سیاسی نتائج اسکے خلاف نکلیں گے اور سارے مشرق وسطیٰ میں اس کے خلاف جذبات کی آگ بھڑک اٹھے گی جسکو امریکہ برداشت نہیں کرسکے گا۔ ان ساری باتوں کو سامنے رکھا جائے تو کہا جاسکتا ہے کہ خلیج کا تنازعہ ایک نہایت خطرناک معاملہ ہے اور اسکی الجھن بڑھتی چلی جارہی ہے۔ بلکہ بعض تجزیہ نگار تو کہتے ہیں کہ شام نے بیروت میں جو حالیہ کارروائی کی ہے اور جسمیں خلیج کے حمایتی بھی اسکے ساتھ ہیں اور امریکہ نے بھی اس کی معاونت کی ہے یہ خلیج کے تنازعے کو ایک اور الجھن میں داخل کرسکتی ہے کیونکہ خلیج کا تنازعہ اسرائیل سے الگ نہیں رہ سکتا۔ ویسے بھی صدر صدام نے بار بار یہ بات کہی ہے کہ خلیج کا تنازعہ صرف اسی صورت میں حل ہوسکتا ہے کہ عرب اسرائیل تنازعہ بھی اس کے ساتھ جوڑا جائے اور اسے حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ گذشتہ دنوں مسز تھیچر نے بھی خلیج کے معاملے میں

باقی ص۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

میجر عبدالقادر

مکرم ڈاکٹر غلام اللہ خان صاحب

مکرم ڈاکٹر چوہدری غلام اللہ خان صاحب تمغہ قائداعظم فیلو اکیڈمی آف سائنس پاکستان سابق ڈائریکٹر سائنٹیفک ریسرچ فاریسٹ انسٹی ٹیوٹ پشاور مورخہ ۲۱۔ نومبر ۱۹۹۰ء صبح ۵ بجے کے قریب وفات پاگئے۔

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ ۲۱۔ نومبر ۱۹۹۰ء کو ہی نماز عشاء کے بعد بیت المبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد دعا بھی مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے ہی کروائی۔

۱۹۵۲ء میں ایبٹ آباد ملازمت کے سلسلہ میں گئے اور آب و ہوا موافق نہ ہونے کی وجہ سے دمہ کے مرض میں مبتلا ہوگئے۔ یہ مرض تادم واپسیں اُن کے ساتھ رہا۔ ۱۹۸۹ء کے اواخر میں وہ کینیڈا جہاں ان کے بیٹے اور بڑی بیٹی مقیم ہیں تشریف لے گئے تاکہ مکمل چیک اپ کروا سکیں۔ کیونکہ اُن کی صحت تیزی سے گر رہی تھی۔ اور گذشتہ تین چار سال سے ذیابیطس بھی ظاہر ہو چکی تھی۔ وہاں سے فروری ۱۹۹۰ء میں واپس پاکستان آئے۔ صحت مسلسل کمزور ہوتی جا رہی تھی۔ اس وقت پتہ چلا کہ انہیں جگر پر رسولی ہے مگر اپریشن ممکن نہیں۔ کینیڈین ڈاکٹرز کے مطابق یہ رسولی کسی وقت بھی پھٹ سکتی تھی۔ یہ بات مکرم ڈاکٹر صاحب کے علم میں بھی تھی۔ انہوں نے یہ ۹، ۱۰ ماہ کا عرصہ اس علم کے باوجود کہ آخری وقت کسی وقت بھی آسکتا ہے بہت صبر اور ہمت سے گزارا۔

وفات سے چند روز قبل نزلہ، زکام اور کھانسی نے شدت اختیار کی۔ شاید اس کی وجہ سے جگر کی رسولی پر بھی اثر پڑا اور ان کی حالت اچانک ۱۹۔ نومبر ۱۹۹۰ء کو خراب ہونا شروع ہوئی۔ ۲۰۔ نومبر ۱۹۹۰ء کی رات coma میں گزری اور صبح ۵ بجے کے قریب جان۔ جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ ان کی اہلیہ اگست ۱۹۸۰ء میں وفات پا چکی تھیں ان کی اولاد میں سے ایک بیٹا اور بڑی بیٹی کینیڈا میں رہتے ہیں۔ تین بیٹیاں پاکستان میں ہیں۔ ایک تو اُن کے ساتھ ہی E-6۔ ماڈل ٹاؤن لاہور میں رہتی تھیں اور رہتی ہیں۔ ان سے چھوٹی ملتان میں اور سب سے چھوٹی اوکاڑہ میں رہتی ہیں۔

احباب کرام اور بزرگانِ سلسلہ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے جدا ہونے والے بھائی کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل اور اپنی رضا کی راہوں پر ثابت قدم رہنے کی توفیق دے۔

ارشد محمود تبسم

عزیز عمران

عزیز عمران ابن مکرم محمد صاحب باغبانپورہ گوجرانوالہ ۲۵۔ اپریل ۱۹۹۰ء کو ایک حادثے میں فوت ہوگیا۔ اس کی عمر ۱۸ سال کے لگ بھگ تھی۔ بی ایس سی کا طالب علم تھا۔ نہایت مخلص اور نیک سیرت اطوار تھا۔ بڑا پُرجوش احمدی تھا۔ دعوت الی اللہ کا بے حد شوقین تھا۔ نماز روزہ کا بے حد پابند تھا۔ اس کی وفات رمضان کے مہینے میں ہوئی وقت وفات وہ روزہ سے تھا۔ خدمت خلق اس عزیز کا خاص شیوہ تھا۔ جس کسی نے کوئی کام کہا دیا انکار نہیں کیا۔ محلہ میں مخالفت کے باوجود لوگوں کے بجلی کے بل جمع کروا دیا کرتا تھا۔ ہر ایک سے خوش اخلاقی سے ملتا۔ بزرگوں سے ملتے ہوئے نظریں نیچی رکھنا اس کی عادت تھی۔ محلہ میں مخالفت کے باوجود ہر اہلِ محلہ اس کی تعریف میں رطب اللسان تھا۔

ہم اللہ کی رضا پر راضی ہیں۔ اس سانحہ پر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کے احباب نے بڑی محبت اور دلجوئی کا مظاہرہ کیا۔ ہم ان سب کے شکرگزار ہیں۔ عزیز میرا بھانجا تھا۔ احباب سے اس کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ: ص۴ سے آگے

خاصے سخت بیانات دیئے ہیں۔ اور اگر مقابلہ کیا جائے تو کہا جاسکتا ہے کہ بش نے اب اس معاملے کو تھیچر سے زیادہ سمجھنا شروع کر دیا ہے۔ یہ ساری جمع خرچ بش کے سامنے زیادہ ہے اور تھیچر کے سامنے کم۔

آپ کا خط ملا

مکرم منور احمد صاحب نعیم امریکہ سے لکھتے ہیں:

قریباً ۲ ماہ کے وقفہ سے بعد الفضل کی اشاعت دوبارہ شروع ہوئی اور ہمیں روزنامہ الفضل اب باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ جسے ہم سب بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔

خاکسار کو اس سال مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ کا مہتمم اشاعت مقرر کیا گیا ہے اور ہم الفضل اور دوسرے جماعتی اخبار و رسائل زیادہ سے زیادہ منگوانے کے لئے امریکہ کے خدام کو تحریک کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ ہم امریکہ میں الفضل کے بہت سے نئے خریدار بنانے میں کامیاب ہوں گے۔ آپ بھی اخبار میں الفضل سے متعلق آئمہ سلسلہ کے ارشادات وقتاً فوقتاً شائع کیا کریں تاکہ اس سے احباب کو تحریک ہو اور الفضل کی اشاعت میں نمایاں اضافہ ہو سکے۔ چند دن قبل الفضل میں استاذی المکرم ڈاکٹر سلطان محمود شاہد صاحب کا انٹرویو شائع ہوا، جو بہت پسند آیا۔ اسی طرح دوسرے اساتذہ کرام مثلاً چوہدری محمد علی صاحب مضطر اور جماعت کی بزرگ ہستیوں کے انٹرویو شائع کریں تو قارئین کے لئے یقیناً دلچسپی کا باعث ہوں گے۔

مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ کے سہ ماہی رسالہ طارق اور اس سال امریکہ کے سالانہ جلسہ پر مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے شائع ہونے سوونیئر کی کاپیاں آپ کو اس خط کے ساتھ بھجوا رہا ہوں۔ اگر آپ ان پر الفضل میں تبصرہ شائع کریں تو ہمیں بہت خوشی ہوگی۔

محترمہ امۃ الہادی صاحبہ۔ کراچی لکھتی ہیں:

مودبانہ عرض ہے کہ الفضل ۶ نومبر ۱۹۹۰ء میں آپ کی طرف سے "اسلام ان انڈیا اینڈ پاکستان" کا تعارف نظر سے گذرا۔ مجھے یاد ہے کہ قادیان میں ایک دفعہ حضرت فضل عمر نے ایک خطبہ میں فرمایا تھا کہ مسلمان بادشاہوں اور حاکموں کے خلاف مسلمان مورخوں نے بھی ہندو مورخوں کے زیرِ اثر بہت سی باتیں لکھ دی ہیں۔ جو صحیح نہیں ہیں اس سلسلہ میں حضور نے مثال کے طور پر فرمایا کہ اورنگ زیب جو بہت نیک اور اللہ تعالیٰ کا مقرب بادشاہ تھا۔ اسکے بارے میں بھی بہت سارے الزامات لگائے گئے ہیں جو قطعی صحیح نہیں ہیں۔ پس ہمارے احمدی مورخوں کو چاہیے کہ وہ تحقیق کریں اور ان پر لگائے گئے الزامات کو غلط ثابت کریں اور صحیح باتیں سامنے لائیں۔ (الفاظ سب میرے ہیں)۔ امید ہے کوشش سے یہ خطبہ دستیاب ہو جائیگا۔

مزید عرض ہے کہ ربوہ آمد کے بعد اپنی علالت سے پہلے حضرت فضل عمر نے ایک جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ایک شخص کا جنازہ پڑھاتے وقت فرمایا تھا کہ میں اسکے ساتھ ہی اپنا بھی اور تمام حاضرین کا بھی جنازہ پڑھ رہا ہوں۔ مجھے اب یاد نہیں کہ وہ کون سا سن تھا۔ میرے میاں اور ایک یا دو بچے بھی جلسہ میں شامل تھے۔ اور اس بات پر ہم فخر محسوس کرتے رہتے ہیں۔

چونکہ یہ ایک تاریخی اور اہم بات ہے اور الفضل سے تعلق کے سلسلہ میں اکثر آپ کو ورق گردانی کا موقعہ ملتا رہتا ہوگا۔ نہایت مہربانی ہوگی اگر آپ اس بارے میں معلومات فراہم کر کے مجھے مطلع کریں۔

ہمشیرہ محترمہ امۃ الباری صاحبہ نے میری کتاب "حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور بچے" کے بارے میں الفضل میں سے آپ کا پُرخلوص تبصرہ سنایا۔ سن کر بہت خوشی پہنچی۔ یقیناً یہ صرف آپ کا ہی خاصہ ہے۔

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

تحریک جدید صدقہ جاریہ ہے

حضرت فضل عمر نے فرمایا:۔

"یاد رکھو تحریک جدید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ بفضلِ خدا تحریک جدید کی نیکی ان نیکیوں میں سے ہے کہ جو لوگ اخلاص سے راہِ خدا میں قربانی کریں گے اور متواتر کرتے جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کو ان کی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب عطا فرماتا رہے گا ....."

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

بچے عام طور پر اخلاق ماں باپ سے نہیں سیکھتے بلکہ زیادہ تر اخلاق دوسرے بچوں سے سیکھتے ہیں۔ مگر ماں باپ کا یہ پتہ لگاتے رہنا فرض ہے کہ بچے کیا سیکھ رہے ہیں۔ اور یہ کوئی مشکل بات نہیں۔ کیونکہ بچے جو کچھ دوسروں سے سیکھتے ہیں وہ جھٹ دوسروں کے سامنے بھی کرنے لگ جاتے ہیں۔ اس طرح ان کے عیوب کا پتہ لگ جاتا ہے۔ اگر ماں باپ عمدگی سے ان کی اصلاح کرنی چاہیں تو بہت آسانی سے کر سکتے ہیں۔ لیکن بہت ہیں جو بچے کی ایسی حرکات پر جو ناپسندیدہ ہوتی ہیں پیار اور محبت کی وجہ سے کچھ نہیں کہتے اور اگر ایک آدھ دفعہ کہہ بھی دیا تو پھر خیال نہیں رکھتے اور بہت سے ایسے ہیں کہ اگر ان کو ان کے بچوں کے عیب بتلائے جائیں تو وہ لڑنے لگ جاتے ہیں اور خواہ مخواہ اپنے بچے کی تائید کرنے لگ جاتے ہیں اور بعض اوقات بچوں کی لڑائی کی وجہ سے بڑوں میں لڑائی شروع ہو جاتی ہے۔

تو سب سے پہلی اور نہایت ضروری بات یہ ہے کہ ماں باپ بچوں سے ناجائز محبت نہ کریں۔ اگر کوئی ان کے بچے کے متعلق شکایت کرے تو اسکی اصلاح کی تجویز کریں۔ اگر بچہ جھوٹ بولتا ہے یا چوری کرتا ہے یا کوئی اور بدی اس میں ہے تو اسے سرزنش کریں لیکن ایسی سختی بھی نہ ہو کہ بچہ ان سے چھپ کر بدی کرنے لگے۔ بعض لوگ اتنی سختی کرتے ہیں کہ بچہ پھر یہ کوشش کرتا ہے کہ میرے عیب کا ماں باپ یا کسی اور کو پتہ نہ لگے۔ اس طرح وہ پوشیدہ عیب کرنے کا عادی ہو جاتا ہے۔ اور ایسے بچوں کے عیوب کی اصلاح ناممکن ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہمیشہ اس بات کی نگرانی کرنی چاہیے کہ بچہ چھپ کر عیب نہ کرے تا اسکے عیوب کا پتہ لگتا رہے۔ اور اس طرح بڑی آسانی سے اسکی اصلاح ہو سکتی ہے۔ عیب کس طرح پیدا ہوتا ہے۔ اور اسے کس طرح چھڑایا جا سکتا ہے۔ یہ ایک بڑا علم ہے۔ جسے میں اسوقت چھوڑتا ہوں۔ اس وقت جو بیان کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ اخلاق اور اعمال کی درستی کے لئے نہ تو بچوں پر سخت پابندی کی جائے کہ وہ کسی سے نہ مل سکیں۔ اور نہ ان کو بالکل آزاد رہنے دیا جائے کہ وہ جو چاہیں کرتے پھریں۔ ان کی کوئی نگرانی نہ کی جائے۔ دوسرے یہ کہ بچوں سے ناجائز محبت بھی نہ کی جائے۔

تربیت کا اصل طریق تو یہی ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے اس سے عورتوں کو پوری طرح آگاہ کر دیا جائے۔ اس غرض کے لئے سب سے پہلے عورتوں کو قرآن شریف پڑھنا چاہیئے۔ میں نے دیکھا ہے جتنی تربیت علم سے ہوتی ہے اتنی کسی اور چیز سے نہیں ہوتی۔ علم ہی ایک ایسی چیز ہے جس سے کئی باتیں جو علم نہ ہونے کی صورت میں بڑی جدوجہد کے بعد بھی پیدا نہیں ہوتیں یا اگر ہوتی ہیں تو بڑی مشکل سے نہایت آسانی اور سہولت کے ساتھ انسان کے اندر پیدا ہو جاتی ہیں۔ پس میرے نزدیک عورتوں کی تربیت میں جو چیز سب سے زیادہ ممد ہو سکتی ہے وہ علم ہے اور اس سے کئی قسم کے فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ پہلی بات تو یہ ہے کہ علم خود اپنی ذات میں انسان کی تربیت کرنے والی چیز ہے علم صحیح خیالات کے پیدا کرنے میں مدد دیتا ہے اور بتاتا ہے کہ کون سی بات اچھی ہے اور کون سی بری۔ دوسرے جب انسان کو لکھنا پڑھنا آجاتا ہے تو پھر اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اس کے شامل حال ہو تو اسے ایسی کتابیں پڑھنے کی توفیق مل جاتی ہے جن میں وہ باتیں درج ہوتی ہیں جو تربیتی نقطہ نگاہ سے ضروری ہوتی ہیں۔ گویا علاوہ قرآن شریف پڑھنے کے یا ان کتب کے پڑھنے کے جن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں درج ہیں یا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی لکھی ہوئی کتب ہیں اور وہ نیک اور عالم لوگوں کی لکھی ہوئی کتابوں سے بھی فائدہ حاصل کر لیتا ہے۔ پھر علم سے اس بات کا بھی امتیاز ہو جاتا ہے کہ کیا کیا خرابیاں ہوتی ہیں۔ اور ان خرابیوں کا کیسا عبرتناک انجام ہوتا ہے۔ گویا علم سے انسان کو برائیوں کے اسباب اور ان کے انجام سے واقفیت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح نیکیوں کے اسباب اور ان کے حسنِ انجام سے بھی انسان آگاہ ہو جاتا ہے اور اس طرح وہ کوشش کرتا ہے کہ میں بدیوں سے بچوں اور نیکی میں ترقی کروں۔ پس تربیت کا اصل طریق یہی ہے کہ عورتوں کو قرآن کریم اور حدیث کی تعلیم دی جائے۔

"نماز کا مزا دنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے"

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم منیر احمد صاحب بسمل مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۹۰ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فواد منیر رکھا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری احمد الدین صاحب چٹھہ کا پوتا اور مکرم ماسٹر ضیاء الدین صاحب ارشد کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

تقریب نکاح

○ عزیز مکرم مبشر احمد صاحب ابن چوہدری فیض احمد صاحب شاد باغ لاہور کا نکاح عزیزہ حمیرہ اسلام بنت چوہدری حلیم احمد صاحب باجوہ آف چک ۳۰/۱۱ L، چیچہ وطنی کے ساتھ مکرم مقصود احمد صاحب باجوہ مربی سلسلہ لاہور نے بیت الذکر میں قبل از نماز جمعہ بعوض ۵۰ ہزار روپے حق مہر پڑھا۔ عزیز مبشر احمد۔ شیزان انٹرنیشنل میں مکینیکل انجینئر ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

درخواست دعا

○ محترمہ زاہدہ درانی صاحبہ اہلیہ مبارک احمد درانی صاحب ربوہ چند ہفتوں سے بیمار ہیں۔

○ مکرم نعمت اللہ صاحب چک نمبر ۸۹ رج ب رتن کی اہلیہ عالم بی بی صاحبہ کی ایک آنکھ کا آپریشن پہلے ہوا تھا اب دوسری آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔

○ محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ اہلیہ حضرت ملک سیف الرحمن صاحب کا کینیڈا میں اپریشن ہوا ہے۔ ابتدائی اطلاع کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپریشن کامیاب ہوا ہے۔

○ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی سابق مربی سلسلہ حال مقیم لندن بعارضہ انجائنا علیل ہیں۔

○ مکرم قریشی نور الحق صاحب تنویر کی ہمشیرہ محترمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ قریشی عبدالرحمن صاحب چند ماہ سے مسلسل بیمار چلی آرہی ہیں اور راولپنڈی میں محترم ڈاکٹر نوری صاحب کے زیر علاج ہیں۔ ان کی آنکھوں کا اپریشن بھی ہو رہا ہے۔

احباب ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم حکیم رحیم بخش صاحب ساکن چک نمبر ۱۹۴، آر۔ بی لاٹھیاں والا سابق دیہاتی معلم جو اسی جماعت کے صدر بھی تھے مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۹۰ء بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ موصوف نے بیوہ کے علاوہ ۵ بیٹے اور ۴ بیٹیاں یادگار کے طور پر چھوڑے ہیں۔ جن میں سے ایک بیٹا مکرم حمید اللہ صاحب اس وقت ساہیوال میں مربی سلسلہ کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

○ مکرم سید مسعود احمد شاہ صاحب مورخہ ۶ دسمبر ۹۰ء کی صبح فضل عمر ہسپتال میں وفات پا گئے۔ آپ سید محمد منظور احمد شاہ صاحب ریٹائرڈ ایس ٹی ای کے چھوٹے بھائی تھے۔

احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

اعلان دارالقضاء

(سیدہ آئلہ منصور شاہ صاحبہ وغیرہ بابت ترکہ سید نسیم احمد شاہ صاحب)

مکرم سید نسیم احمد شاہ صاحب (معرفت دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ) کے ورثاء نے درخواست دی ہے کہ موصوف فوت ہو چکے ہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی میں طاہر آباد کالونی ربوہ میں چار کنال کا رقبہ اپنی مندرجہ ذیل چار بیٹیوں کے لئے خرید کیا تھا:-

۱- سیدہ آئلہ منصور شاہ صاحبہ (بیٹی)
۲- سیدہ نعمانہ ریحان شاہ صاحبہ "
۳- سیدہ عینا ریاض شاہ صاحبہ "
۴- سیدہ عروشہ حبیب شاہ صاحبہ "

لیکن رجسٹری ہونے سے قبل موصوف وفات پا گئے۔ اب یہ پلاٹ درخواست دہندگان کے نام منتقل کیا جانا مقصود ہے لہٰذا اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل ۲۷۸۲۱ میں حافظ مشتاق احمد ولد رحمت اللہ صاحب قوم ارائیں پیشہ مقامی معلم عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر پور خورد ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۰/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) ایک ایکڑ چھ کنال زمین زرعی مالیتی ۴۵۰۰۰/- روپے (۲) مکان جس کے مالک میرے علاوہ والدہ اور ایک بھائی حصہ دار ہیں مالیتی ۱۲۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ بصورت ٹھیکہ زمین ۱۰۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ حافظ مشتاق احمد نصیر پورہ P/O تخت ہزارہ ضلع سرگودھا۔ گواہ شد نمبر۱۔ احمد عرفان مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۵۶۹۰۔ گواہ شد نمبر۱ منظور احمد صدر جماعت احمدیہ نصیر پور خورد ضلع سرگودھا۔

مسل ۲۷۸۲۲ میں طیبہ اختر زوجہ میاں عبدالرؤف صاحب قوم ناگی جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیلا گنبد لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۱۰/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر مبلغ دو ہزار روپے (۲) طلائی زیورات وزنی ۷ تولہ مالیتی ۲۱۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ طیبہ اختر ۵/۶ ایم موسیٰ اینڈ سنز نیلا گنبد لاہور۔ گواہ شد نمبر۱ عبدالرؤف خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲ محمد یحییٰ سیکرٹری مال حلقہ نیلا گنبد لاہور۔

مسل ۲۷۸۲۳ میں ممتاز اختر زوجہ ملک محمد عبداللہ صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۶۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۲/۱۷ دار الرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) نقد رقم مع حق مہر ۸۰۰۰/- روپے (۲) طلائی زیورات وزنی ۱/۲ ۳ تولہ مالیتی ۱۰۵۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ممتاز اختر ۱۲/۱۷ دار الرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ ملک محمد عبداللہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالباسط مربی سلسلہ ۸/۱۷ دار الرحمت وسطی ربوہ۔

مسل ۲۷۸۲۴ میں بدر النساء خانم بیوہ محمد ابراہیم خان قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۷۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار الصدر غربی حلقہ لطیف ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۹/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بصورت پلاٹ برقبہ ایک کنال ڈیڑھ مرلہ مالیتی ۱۵۰۰۰/- روپے (۲) طلائی بالیاں ۶ ماشہ مالیتی ۱۵۰۰/- روپے (۳) کلائی گھڑی مالیتی ۴۵۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بدر النساء خانم ۲/۷ب دار الصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ غلام مصطفیٰ صادق وصیت نمبر ۱۷۴۱۳۔ گواہ شد نمبر۲ طاہر عمران خان ابن محمد ابراہیم خان دار الصدر غربی ربوہ۔

مسل ۲۷۸۲۵ میں آسیہ ناز زوجہ شفقت محمود طاہر قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳/۱۷ دار الیمن وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۱۰/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق تین ہزار پانچ صد بذمہ خاوند (۲) کلائی گھڑی مالیتی ۴۰۰/- روپے (۳) کوکا طلائی موجودہ قیمت ۱۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ آسیہ ناز زوجہ شفقت محمود طاہر ۳/۱۷ دار الیمن وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد اسماعیل اسلم صدر موصیان ۲۱/۸ دار الیمن وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۲ صوبیدار میجر برکت علی ۶/۱۷ دار الیمن وسطی ربوہ۔

مسل ۲۷۸۲۶ میں نصرت جہاں زوجہ جمال الدین صاحب قوم جٹ رندھاوا پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۱/۲۴ دار العلوم غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۳/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۱۵۰۰۰/- روپے (۲) سلائی مشین ۴۰۰/- روپے پرانی (۳) طلائی زیور وزنی ۱/۲ ۱ تولہ مالیتی ۴۵۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ کردی گئی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ نصرت جہاں ۱۱/۲۴ دار العلوم غربی ربوہ حلقہ خلیل۔ گواہ شد نمبر۱۔ جمال الدین خاوند موصیہ۔ وصیت نمبر ۱۵۷۷۵۔ گواہ شد نمبر۲ عبدالرؤف وصیت نمبر ۲۵۲۵۳

مسل ۲۷۸۲۷ میں ذکاء اللہ خان ولد چوہدری حبیب اللہ صاحب قوم جٹ جنجوعہ پیشہ تعلیم عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۳۲ دار البرکات ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴/۱۰/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ذکاء اللہ خان ۲/۳۲ دار البرکات ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ عبدالسمیع خان وصیت نمبر ۲۴۳۹۴۔ گواہ شد نمبر۲۔ چوہدری ظفر اللہ خان طاہر وصیت نمبر ۲۵۵۵۱۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توسیع اشاعت الفضل

مندرجہ ذیل احباب و خواتین نے توسیع اشاعت کے لئے رقوم بھجوائی ہیں۔ قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

۱۔ مکرم کریم حسین صاحب کراچی ۔/۱۵۰
۲۔ " رشید احمد صاحب دارالیمن شرقی ربوہ ۔/۱۵
۳۔ " منشی مبشر احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ ۔/۱۰
۴۔ " عمیر شاہنواز احمد صاحب بذریعہ چوہدری مسعود احمد صاحب ۔/۱۰۰
۵۔ " حسن پرویز باجوہ صاحب، محمد زبیر باجوہ صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ ۔/۶۵
۶۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ فیصل آباد ۔/۵۰
۷۔ مکرم محمد انور صاحب ہاشمی چیف سینٹری انسپکٹر نوشہرہ ۔/۵۰
۸۔ " ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال ۔/۱۰۰
۹۔ " محمد اسلم صاحب ساہی گجرات شہر ۔/۱۰۰
۱۰۔ محترمہ عزیزہ نزہت صاحبہ کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ ۔/۱۰۰
۱۱۔ " امۃ القیوم صاحبہ والدہ طاہر احمد صاحب کوارٹر تحریک جدید ربوہ ۔/۱۰۰
۱۲۔ مکرم ڈاکٹر محمد ظفراللہ خان صاحب بذریعہ مکرم کلیم اللہ خان صاحب ربوہ ۔/۱۰۰
۱۳۔ " راجہ محمد یعقوب صاحب کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۔/۱۰۰
۱۴۔ محترمہ ممتاز فقراللہ صاحبہ اسلام آباد ۔/۱۰۰
۱۵۔ " بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد خان صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ ۔/۱۰۰

بقیہ: خلاصہ خطبہ

ہیں ایسی صلاحیت نظر نہیں آتی۔

ہندوستان میں ہونے والے واقعات کے ضمن میں حضور نے سابق وزیراعظم مسٹر دی پی سنگھ کے کردار کی بے حد تعریف فرمائی اور اسے ہندوستان کی بدقسمتی قرار دیا کہ ایسے عظیم لیڈر کو قیادت سے دست بردار ہونا پڑا۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ نے اجتماعات خدام الاحمدیہ و لجنہ اماءاللہ کی بعد از اجازت منسوخی پر تبصرہ کرتے ہوئے احباب کرام کو اپنے خدا سے تعلق مضبوط کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ ان مخالفتوں سے ہی جماعت احمدیہ کی ترقی کے سامان پیدا ہوں گے۔ حضور نے فرمایا:

" اپنے ایمانوں کی حفاظت کرو۔ اور ثبات قدمی دکھاؤ۔ اور اللہ پر توکل رکھو۔"

بقیہ: صا سے آگے

ہیں اور بڑی کثرت سے نظر آتے ہیں۔ پس اس ابدی حقیقت کو کبھی بھولنا نہیں چاہیئے اور ان لوگوں میں شامل نہیں ہونا چاہیئے جو اللہ تعالیٰ کی عطا یعنی وہ مال جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا ہے اس مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے میں بخل کرتے ہیں۔ بخل کے معنی عربی زبان میں مال کے اسی جگہ نہ خرچ کرنے کے ہوتے ہیں جس جگہ وہ مال خرچ کرنا چاہیئے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ر اپریل ۱۹۷۲ء)

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے قوم کے نام ایک نشری تقریر میں حالیہ مہنگائی کا مقابلہ کرنے کیلئے گریڈ ایک سے گریڈ ۱۵ تک کے سرکاری اور غیر سرکاری ملازمین کو ۲۰۰ روپے عبوری امداد دینے کا اعلان کیا ہے انہوں نے صنعتوں کے پھیلاؤ کے لئے انتظامات کا اعلان کیا جسکے تحت کسی صنعت کے لگانے کیلئے حکومت کی اجازت کی ضرورت نہیں ہوگی۔ نئی صنعتوں پر سے ٹیکس معاف کرنے کا بھی اعلان کیا گیا۔

○ وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ امداد کی خاطر ایٹمی پروگرام بند نہیں کریں گے انہوں نے کہا کہ ہمارا ایٹمی پروگرام پُرامن ہے روکھی سوکھی کھالیں گے لیکن بھیک نہیں مانگیں گے۔

○ امیر جماعت اسلامی نے کہا ہے کہ ایک ماہ گذر چکا ہے ابھی تک نئی حکومت کی گاڑی سٹارٹ نہیں ہوئی۔ انہوں نے سندھ میں ڈاکوؤں کی سرگرمی پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ان کو پکڑنے کے لئے تو کسی امریکی امداد کی ضرورت نہیں۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ آئندہ کالے دھن کو سفید قرار دے دیا جائیگا۔ بلیک منی رکھنے والے صنعتیں لگا سکیں گے۔ ان سے کوئی پوچھ گچھ نہیں ہو گی۔

○ آئندہ سال جون سے پاکستان میں امریکہ کے نئے سفیر چارج سنبھال لیں گے۔ وہ اس وقت فلپائن میں سفیر ہیں ان کا نام نکولس پلیٹ ہے۔

○ سندھ کے گورنر مسٹر محمود اے ہارون نے کہا ہے کہ اب سندھ میں امن و امان کی صورت حال پہلے سے کافی بہتر ہو گئی ہے۔ اور تاجر اور صنعتکار حضرات اپنے کام زیادہ امن و سکون سے انجام دے سکیں گے۔

غیر ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں ۲۴ کشمیریوں کی ہلاکت کے بعد ۴۲ گھنٹے کی ہڑتال سے کاروبار زندگی معطل ہو کر رہ گیا۔ بازار اور دوکانوں کے علاوہ سرکاری دفاتر بھی بند رہے۔ بھارتی پولیس نے ۱۱ مسلمانوں کو گرفتار کر لیا۔ سری نگر میں بھارتی فوج اور مظاہرین کے درمیان جھڑپوں کی اطلاعات ملی ہیں۔ حریت پسندوں نے بھارتی فوجوں کی گاڑیوں پر بم پھینکے اور کئی بھارتیوں کو زخمی کر دیا۔ سری نگر کے متاثرہ علاقے میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔

○ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں فلسطینیوں کے بین الاقوامی تحفظ کی قرارداد پر بحث تیسری بار ملتوی کر دی ہے۔

○ مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں تحریک مزاحمت کا تیسرا سال مکمل ہونے پر اسرائیلی فوجوں نے حفاظتی اقدامات سخت کر دیئے ہیں۔ کئی قصبوں میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ ان سخت اقدامات سے دس لاکھ افراد متاثر ہو رہے ہیں۔

○ عراق نے تمام مغربی ممالک اور جاپان کے یرغمالیوں کی رہائی کا اعلان کرتے ہوئے انہیں کرسمس سے قبل واپس انکے ملکوں میں بھیجنے کا اعلان کیا ہے۔ ان یرغمالیوں کی تعداد چھ ہزار سے زائد ہے۔

○ امریکہ کے جدید ترین ٹینک جو کیمیائی اثرات سے محفوظ رہتے ہیں خلیج کے علاقے میں پہنچنا شروع ہو گئے ہیں۔

○ مصر میں حکمران جماعت نے انتخابات بھاری اکثریت سے جیت لئے ہیں۔ حزب مخالف نے انتخابات کا بائیکاٹ کیا تھا۔ کیونکہ ان کے خیال میں انتخابات کے آزادانہ انعقاد کی ضمانت نہیں تھی۔

ڈاکٹرز! DOCTORS

گذشتہ ۳۰ سالوں میں کیورٹیو ہومیوپیتھی نے بہت سی امراض کے ایسے کامیاب اور مجرب کورسز پیش کئے ہیں جن سے آپریشن کے کیس SURGICAL CASE بغیر آپریشن کے انہی کیورٹیو ادویات سے ٹھیک ہو گئے آپ بھی ہمارے ساتھ آئیں۔ ریسرچ میں شامل ہوں اور آپریشن سے پہلے کیورٹیو ادویات آزما کر رپورٹ ارسال فرمائیں۔

لٹریچر اور سیمپلز فری

کیورٹیو میڈیسن کمپنی ربوہ فون ۶۰۶ / ۷۷۱

قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل کے مشہور شاگرد حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) بے اولاد۔ نرینہ اولاد سے محروم اٹھرا۔ بچوں کا سوکھا پن

ربوہ: فون ۹۰۶، قلعہ کالروالہ، لاہور، ملتان، کراچی

گوجرانوالہ: فون ۲۸۴۴